JAMIAT ULAMA-I-HIND 1919 | 1338
JAMIAT
JAMIAT ULAMA-I-HIND

خبرنامہ

نومبر 2024
شمارہ نمبر:۱ | ایشو نمبر:۳

سُرخیاں

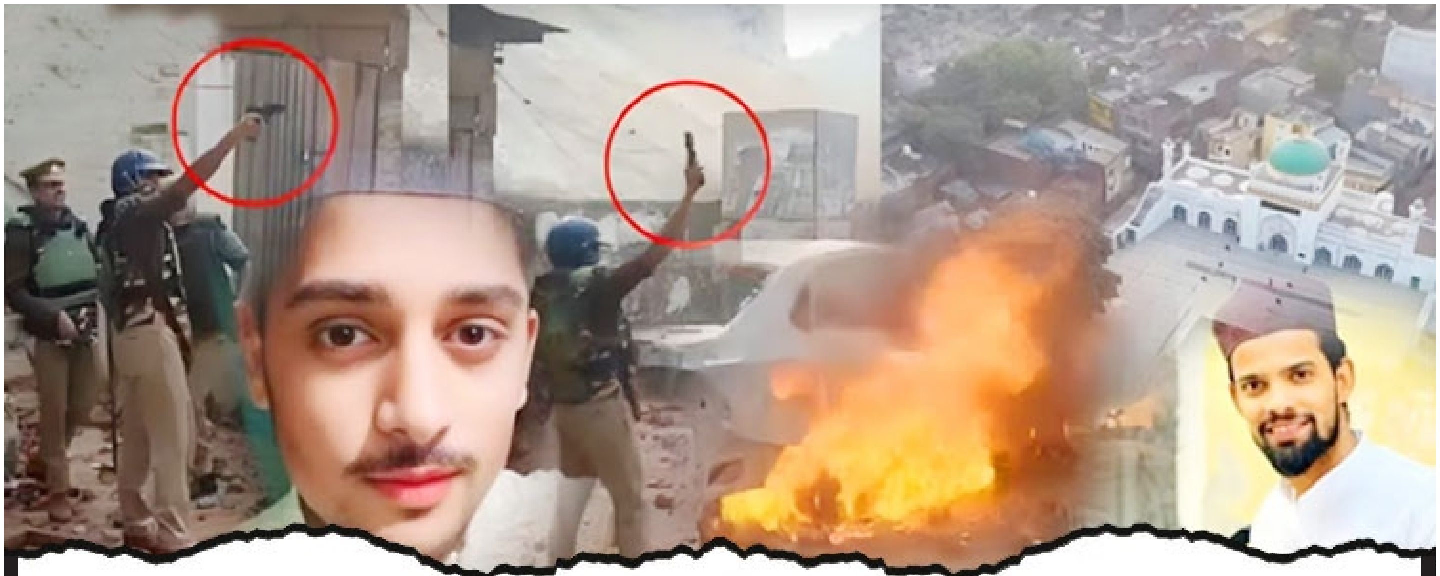

سنبھل سانحہ: جمعیۃ کی طرف سے سنبھل میں ہر متاثرہ خاندان کو 5-5 لاکھ روپے کا چیک دیا گیا

بلڈوزر کارروائی پر سپریم کورٹ کا فیصلہ سرکار اور پولس انتظامیہ عدالت بننے سے باز رہے

مدرسہ بورڈ کی قانونی حیثیت پر سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ

قادیانی خود کو مسلمان کہنا بند کریں: مولانا محمود مدنی

سپریم کورٹ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے متعلق 'عزیز باشا ججمنٹ' کو مسترد کر دیا

1, Bahadur Shah Zafar Marg, New Delhi-110002 | https://www.jamiat.org.in

سنبھل سانحہ: مسجد سروے کے دوران پولس فائرنگ میں 5 مسلم نوجوانوں کی شہادت

نئی دہلی،24نومبر2024:
اترپردیش کے ضلع سنبھل میں جامع مسجد کے سروے کے دوران پولس کی فائرنگ میں پانچ مسلم نوجوانوں کی ہلاکت پر ملک بھر میں شدید غم وغصے کا اظہار کیا جارہا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے اس واقعے کو ظالمانہ اقدام قرار دیتے ہوئے اترپردیش حکومت اور پولس انتظامیہ پر تفریق پر مبنی پالیسی اپنانے کا الزام عائد کیا۔

مولانا مدنی نے کہا کہ یہ واقعہ آئین میں دیے گئے مساوی حقوق اور قانون کی حکمرانی کی صریح خلاف ورزی ہے۔ انھوں نے کہا کہ سروے ٹیم کے ساتھ موجود افراد کی جانب سے اشتعال انگیز نعرے بازی نے ماحول کو خراب کیا، جس کی ذمہ داری پولس انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے۔ مولانا مدنی نے مطالبہ کیا کہ عدالت کی نگرانی میں واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں، قصوروار افسران کو سزا دی جائے، اور متاثرہ خاندانوں کو انصاف و معاوضہ فراہم کیا جائے۔

جمعیۃ علماء ہند کا سخت ردِّ عمل
سنبھل شہداء کے وارثین کو 5-5 لاکھ روپے

چیف جسٹس آف انڈیا کو خط

نئی دہلی:26نومبر2024 کو مولانا مدنی نے چیف جسٹس آف انڈیا کو خط لکھ کر عبادت گاہوں کے سروے کے نام پر نفرت انگیز سازشوں پر فوری مداخلت کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سرگرمیاں عوامی اعتماد کو مجروح کررہی ہیں اور 1991 کے عبادت گاہوں کے تحفظ کے قانون کی خلاف ورزی ہیں، جو ملک کی وحدت کے لیے خطرہ ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کا وفد سنبھل پہنچا

نئی دہلی،25نومبر2024:
جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر جمعیۃ علماء ہند کا ایک مرکزی وفد سنبھل پہنچا۔ مولانا حکیم الدین قاسمی (ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند) کی سربراہی میں وفد نے مسجد اسامہ محلہ کوٹلہ سنبھل میں بعد نماز عصر جامع مسجد کے ذمہ داران اور عمائدین شہر سے ملاقات کرکے حالیہ پولیس فائرنگ کے واقعات پر گہرے صدمے اور ناراضی کا اظہار کیا اور متاثرین کے لیے ہر ممکن آئینی اقدامات کی یقین دہانی کرائی۔ وفد نے پولس افسران بالخصوص ڈی آئی جی، ضلع کلکٹر، پولس کپتان اور ایس ڈی ایم سے ملاقات کی اور پولس تشدد پر سخت اعتراض کیا اور کہا کہ بے قصوروں کی گرفتاری پر روک لگائی جائے۔ وفد میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے علاوہ مولانا غیور احمد قاسمی، مولانا علاء الدین قاسمی ہاپوڑ، مولانا ضیاء اللہ قاسمی اور ایڈوکیٹ مرزا عاقب بیگ شامل تھے۔ اس کے علاوہ حافظ شاہد صدر جمعیۃ علماء سنبھل، مولانا ندیم اختر، مولانا عبدالغفور، ڈاکٹر رئیس، محمد ریحان کے علاوہ مقامی جمعیۃ علماء کی پوری ٹیم ہمراہ تھی۔
اس موقع پر پولس افسران کے سامنے جمعیۃ کے وفد درج ذیل مطالبات رکھے۔

مطالبات اور اقدامات

1- غیر جانبدارانہ تحقیقات: وفد نے عدالت کی نگرانی میں عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔
2- معاوضہ: جمعیۃ علماء ہند نے ہلاک شدگان کے خاندانوں کو پانچ پانچ لاکھ روپے اور زخمیوں کے علاج کے لیے مالی تعاون کا اعلان کیا۔
3- قانونی وسماجی اقدامات: ایک ریلیف کمیٹی اور قانونی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو متاثرین کو انصاف دلانے کے لیے کام کرے گی۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے صدر جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں سنبھل کے ذمہ داروں سے ملاقات کی

نئی دہلی،28نومبر2024:
سنبھل میں پولس انتظامیہ نے جو انسانیت سوز جرم کا ارتکاب کیا ہے وہ کسی بھی طرح قابل معافی نہیں ہے، ہم اس کے خلاف ہر سطح پر لڑیں گے اور مظلوموں اور بے قصور گرفتار شدگان کو انصاف دلائیں گے۔ یہ اعلان آج جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے رجب پور امروہہ میں سنبھل حادثہ سے متعلق ہوئی ایک اہم میٹنگ میں کیا۔ مولانا مدنی نے اعلان کیا کہ جمعیۃ علماء ہند سبھی شہدا کے ورثا کو پانچ پانچ لاکھ روپے دے گی، نیز جو زخمی ہوئے ہیں ان کے علاج ومعالجہ کے لیے دست تعاون بڑھایا جائے گا۔ اس میٹنگ میں جمعیۃ علماء امروہہ، جمعیۃ علماء سنبھل اور جمعیۃ علماء مرادآباد کے ذمہ داران موجود تھے جس میں جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی اور جمعیۃ علماء ہند کے خازن مولانا قاری شوکت علی اور مفتی محمد عفان منصور پوری بھی شریک ہوئے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند نے تینوں اضلاع کے ذمہ داران پر مشتمل ایک ریلیف کمیٹی بھی تشکیل دی جس کے کنوینر حافظ محمد شاہد صدر جمعیۃ علماء سنبھل ہوں گے، نیز ایک قانونی کمیٹی تشکیل دینے کا بھی فیصلہ ہوا۔

زخمیوں کی حالت اور پولس کا رویہ

ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں ایک وفد نے زخمیوں کی عیادت کی اور پولس کی نگرانی میں ان کے ساتھ ناروا سلوک پر سخت اعتراض کیا۔ وفد نے انکشاف کیا کہ زیر علاج زخمیوں پر دباؤ ڈالا جارہا ہے کہ وہ اپنے بیانات تبدیل کریں۔

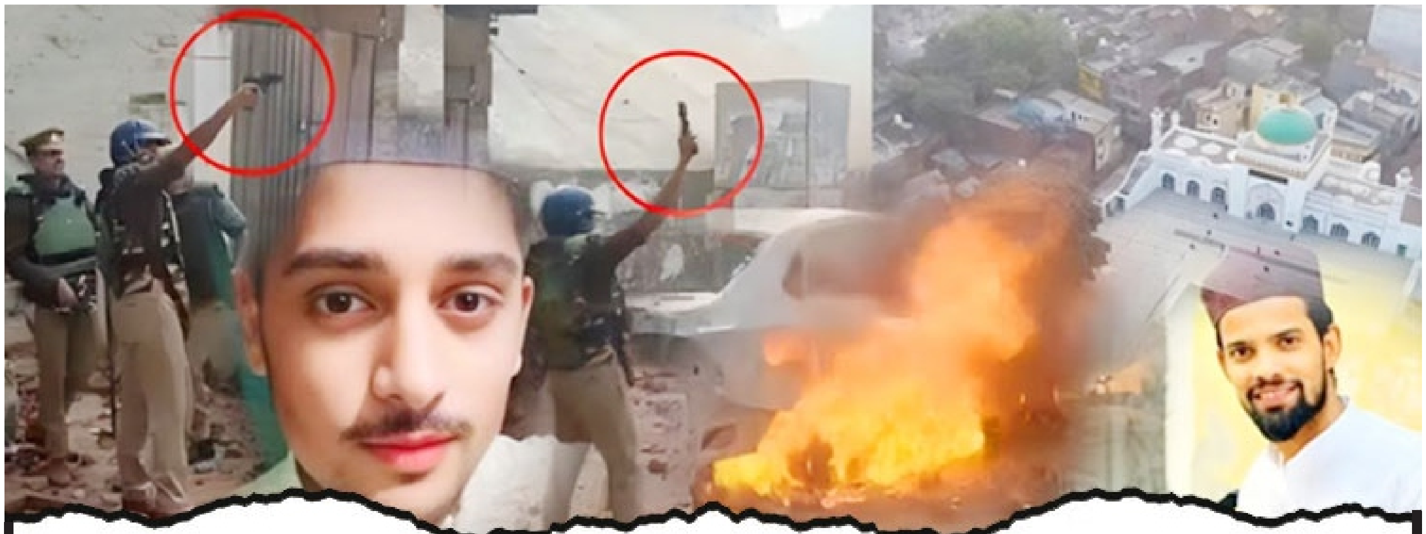

جمعیۃ کی طرف سے سنبھل میں ہر متاثرہ خاندان کو 5-5 لاکھ روپے کا چیک دیا گیا

شہداء کے لواحقین نے صدر جمعیۃ مولانا محمود اسعد مدنی کا شکریہ ادا کیا، پولس نے وفد کو آگے بڑھنے سے روکا

نئی دہلی، 3 دسمبر 2024: سنبھل پولس تشدد اور فائرنگ میں شہید ہونے والوں کے اہل خانہ سے آج جمعیۃ علماء ہند کا ایک وفد ملا اور گہری تعزیت اور یک جہتی کا اظہار کیا۔ وفد نے اس موقع پر ہر ایک خاندان کو پانچ پانچ لاکھ روپے کا چیک پیش کیا اور دلاسہ دیا کہ ان کے عزیزوں کی قربانی ہرگز رائیگاں نہیں جائے گی۔ جن لوگوں نے ان کی جان لی ہے وہ کیفر کردار تک پہنچیں گے اور جن کی جان گئی ہے ان کا اجر تو صرف اللہ رب العزت کے پاس ہے۔ جمعیۃ علماء ہند آگے بھی ان کے پریوار کے ساتھ کھڑی رہے گی اور سنبھل کے مظلوم ومقہور عوام، جامع مسجد کی حفاظت اور بے قصور گرفتار شدگان کے لیے قانونی چارہ جوئی میں مدد بھی کرے گی۔

متاثرہ خاندانوں کی طرف سے شہید محمد رومان خاں کے بیٹے محمد عدنان، شہید محمد نعیم کے بھائی محمد تسلیم، شہید محمد کیف کے والد محمد حسین، شہید محمد بلال کے والد محمد حنیف اور محمد ایان کی والدہ موجود تھیں۔ اس موقع پر اہل خانہ نے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مولانا مدنی نے جس حوصلہ کے ساتھ ہماری آواز بلند کی ہے، ہم بہت ہی ممنون ہیں۔ آج جمعیۃ علماء ہند کے وفد کی قیادت جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی اور ریاستی دینی تعلیمی بورڈ کے صدر مفتی محمد سید عفان منصور پوری نے کی۔

جس وقت وفد اہل خانہ سے مل رہا تھا، مقامی پولس نے وہاں مداخلت کرتے ہوئے وفد کو آگے بڑھنے سے روکنے کی کوشش کی۔ اس پر مولانا حکیم الدین قاسمی نے سخت اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ متاثرین کی مدد اور ان کے ساتھ ہمدردی کے اظہار سے کسی کو روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ مفتی محمد عفان منصور پوری نے کہا کہ ہمارا مقصد مظلوموں کی مدد کرنا اور ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ہے۔ جہاں بھی ظلم ہو، جمعیۃ علماء ہند بلا تفریق مذہب وملت، مظلوموں کے تعاون کے لیے کھڑی ہوتی ہے۔ اس وفد میں مولانا حکیم الدین قاسمی اور مولانا مفتی محمد عفان منصور پوری کے علاوہ سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند مولانا غیور احمد قاسمی، مولانا علاء الدین قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ہاپوڑ، حافظ شاہد صدر جمعیۃ علماء سنبھل، مولانا ندیم قاسمی (ناظم جمعیۃ علماء سنبھل) قاری محمد یامین جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مغربی یوپی زون، مفتی محمد حمزہ، مولانا دلدار، مولانا عمران ذاکر، مولانا عبد الغفور، مولانا اَزہر خان ابن مولانا حکیم الدین قاسمی وغیرہ شامل تھے۔

عدالت کی طرف سے "بلڈوزر انصاف" کی کارروائی کیلئے ہدایات

(۱) پراپرٹی کے منہدم کرنے سے قبل متعلقہ اتھارٹی کی جانب سے تفصیلی معائنہ رپورٹ تیار کی جانی چاہیے۔ (۲) انہدام کی کارروائی کو ویڈیوگرافی کے ذریعے محفوظ کیا جائے۔ (۳) انہدام کی رپورٹ میں پولس اور سول افسران کی فہرست شامل ہو جو اس کارروائی میں شریک ہوں گے۔ (۴) یہ رپورٹ میونسپل کمشنر کو بھیجی جائے اور ڈیجیٹل پورٹل پر عام کی جائے۔

اگر ان ہدایات کی خلاف ورزی کی گئی تو (۱) عدالت کی توہین کی کارروائی اور قانونی مقدمات شروع کیے جائیں گے۔ (۲) عدالت کے احکامات کی خلاف ورزی کی گئی تو انہدامی کارروائی کے لیے ذمہ دار افسران کو ذاتی خرچ پر مسمار شدہ جائیداد کی بحالی اور نقصانات کی ادائیگی کے لیے جوابدہ ٹھہرایا جائے گا۔ (۳) تمام ریاستوں اور یونین ٹیریٹریز کے چیف سکریٹریز اور تمام ہائی کورٹس کے رجسٹرار جنرلز کو بھیجنے کی ہدایت کی گئی۔ (۴) تمام ریاستی حکومتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے متعلقہ حکام کو فیصلے سے آگاہ کرنے کے لیے سرکلر جاری کریں۔ (۵) عدالت نے سینئر وکلاء کی تجاویز اور معاونت کو سراہا، جن میں شامل ہیں ڈاکٹر ابھیشیک منوسنگھوی، سی یو سنگھ، ایم آر شمشاد، سنجے ہیگڑے، نتیا راما کرشنن، پرشانت بھوشن، محمد نظام پاشا، فوزیہ شیخ، رشمی سنگھ وغیرہ۔ سینئر وکیل ناچیکیتا جوشی کی تجاویز مرتب کرنے میں معاونت کرنے پر بھی تعریف کی گئی۔ (مقدمہ من جانب نیاز احمد فاروقی سکریٹری جمعیۃ علماء ہند بنام حکومت ہند: مقدمہ نمبر 95/2022)

بلڈوزر کارروائی پر سپریم کورٹ کا فیصلہ

سرکار اور پولس انتظامیہ عدالت بننے سے باز رہے

ملوث افسران جوابدہ ہوں گے اور اُن سے مکان کا معاوضہ بھی لیا جائے گا

نئی دہلی،13 نومبر 2024:
''بلڈوزر انصاف'' کی چل پڑی انصاف کش روایت کے خلاف سخت پیغام دیتے ہوئے سپریم کورٹ نے آج یہ فیصلہ سنایا کہ سرکار یا انتظامیہ کسی بھی شخص کے گھر کو صرف اس بنیاد پر نہیں گرا سکتی کہ وہ کسی جرم کا ملزم یا سزا یافتہ ہے، نیز اس سے ایک شخص نہیں بلکہ پورا گھر متاثر ہوتا ہے۔ یہ فیصلہ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی طرف سے دائر کردہ عرضی نمبر 295/2022 پر سماعت کرتے ہوئے سنایا گیا۔ سپریم کورٹ نے جمعیۃ کے سینئر وکیل ایم آر شمشاد اور دیگر وکیلوں کا بھی شکریہ ادا کیا جنھوں نے گائیڈ لائن بنانے میں عدالت کی مدد کی۔

عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ اس طرح کی کارروائی کی اجازت دینا قانون کی حکمرانی کی توہین اور اختیارات کی تقسیم کے اصول کی خلاف ورزی بھی ہے، کیونکہ کسی شخص کے قصوروار ہونے کا فیصلہ کرنا عدلیہ کا کام ہے۔ انتظامیہ کسی شخص کو مجرم قرار نہیں دے سکتی۔ محض الزام کی بنیاد پر اگر انتظامیہ کسی شخص کی املاک کو مسمار کرتی ہے تو یہ قانون کی حکمرانی کو کمزور کرے گا۔ جب حکام بنیادی اصولِ انصاف پر عمل کرنے میں ناکام ہوں اور مناسب قانونی کارروائی کے بغیر کسی کا گھر گرادیا جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ طاقت کا استعمال ہی سب کچھ ہے۔ ایسی سخت گیر اور غیر منصفانہ کارروائیاں آئینی جمہوریت میں ناقابلِ قبول ہیں۔ ایسی کارروائیوں کو سخت قانونی ردعمل کا سامنا کرنا چاہیے۔ ہمارے آئین میں ایسے عمل کی اجازت نہیں ہے......''۔

> ''
> مقدمے کے اولین عرضی گزار جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے فیصلے کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ یہ انصاف کا خون کرنے والوں کے لیے درس عبرت ہے، جمعیۃ کے وکیلوں کو کامیابی پر مبارکباد دی
> ''

عدالت نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ جو سرکاری افسران اس انداز میں املاک کو مسمار کرتے ہیں، انہیں جوابدہ ٹھہرایا جانا چاہیے۔ نیز اگر افسران قصوروار پائے گئے تو پراپرٹی کا معاوضہ بھی افسران سے لیا جائے گا۔ عدالت نے مزید کہا کہ ایسی کارروائیاں مجرم یا ملزم کے خاندان پر ''اجتماعی سزا'' مسلط کرنے کے مترادف ہیں۔ واضح ہو کہ اس معاملے میں فیصلے کا اعلان یکم اکتوبر کو محفوظ کرلیا گیا تھا اور بنچ نے صاف لفظوں میں کہا تھا کہ سزا یافتہ شخص کے گھر کے خلاف بھی بلڈوزر کارروائی نہیں کی جاسکتی، کجا کہ کسی ایسے شخص کے گھر کے خلاف جس پر محض الزام ہو۔ جب کیس کی سماعت ہورہی تھی تو عدالت نے ملک بھر کے لیے ہدایات جاری کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا جو سب پر یکساں لاگو ہوں، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کرنے کے لیے مقامی قوانین کا غلط استعمال نہ ہو۔

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کا بیان

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے ''بلڈوزر انصاف'' کے خلاف فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے قانون کی حکمرانی اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انصاف کا خون کرنے والوں کو منہ توڑ جواب ملا ہے۔ انہوں نے کہا ''یہ فیصلہ اس بات کی یاددہانی ہے کہ کسی بھی فرد کے قصوروار ہونے کا فیصلہ عدالت کا اختیار ہے نہ کہ انتظامیہ کا۔ سرکاری ادارے اور افسران جو عدالت بن کر لوگوں کی املاک کو منہدم کررہے تھے، انہیں یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ ایسے غیر قانونی اقدامات ناقابل قبول ہیں، مولانا مدنی نے کہا کہ بلڈوزر جسٹس کے مکروہ عمل سے حکومتوں کے دامن بھی صاف نہیں ہیں، امید ہے کہ حکومتیں اس فیصلے سے نصیحت حاصل کریں گی''۔

مولانا مدنی نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ان تمام افراد کو معاوضہ دیا جائے جن کی املاک بغیر مناسب قانونی عمل کے منہدم کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین ہر شہری کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور ان کے خلاف کسی بھی غیر آئینی اقدام کو روکا جانا ضروری ہے۔ جمعیۃ علماء ہند نے ہمیشہ اصول انصاف اور آئینی حقوق کی حفاظت کے لیے آواز بلند کی ہے اور اس فیصلے کے بعد ہمارا عزم مزید مضبوط ہوا ہے کہ ہم اس مقصد کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اس موقع پر مولانا محمود اسعد مدنی نے جمعیۃ کے سبھی وکیلوں اور دیگر عرضی گزاروں کو مبارکباد دی جن کی جدوجہد سے انصاف کا چراغ جلا ہے۔

قادیانی خود کو مسلمان کہنا بند کریں

مولانا محمود مدنی

کانپور،3نومبر 2024:

امت محمدیہ پر گزر رہے حالات، فتنوں کے سد باب اور دلوں میں فکر کو اجاگر کرنے کے لئے جمعیۃ علماء شہر و مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کانفرنس سے قبل علماء، ائمہ اور دانشوران کی خصوصی تربیت کے لئے کئی نشستوں پر مشتمل تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا اور تربیتی کیمپ کی آخری نشست دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا مفتی محمد راشد صاحب اعظمی کی صدارت اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر مولانا امین الحق عبداللہ صاحب قاسمی کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ جس میں دارالعلوم دیوبند سمیت ملک کے مقتدر علماء کرام نے فتنوں کی سرکوبی اور عوام کو گمراہ ہونے سے بچانے کے لئے طریقے بتلائے۔

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود اسعد مدنی نے علماء سے خطاب کرتے ہوئے فتنوں سے لوگوں کو بچانے کے لئے کئی مشورے دیے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ متاثر ہوئے ہیں ان سے سلیقہ اور مثبت طریقہ سے بات کی جائے تو اس سے بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ بحث و مباحثہ عوام سے نہیں صرف انہی سے کیا جائے جو گمراہی کی تبلیغ کرتے ہیں۔ مولانا نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ علماء کا اس میدان میں صرف کام کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ افراد سازی ضروری ہے۔ قادیانیوں سے مسلمانوں کا کوئی جھگڑا نہیں ہے بلکہ وہ خود کو مسلمان کہہ کر خود جھگڑا کر رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی شناخت اسلام سے الگ رکھیں تو ہمارا ان سے تعلق دیگر مذاہب کے ماننے والوں کی طرح دوستانہ رہے گا۔ مولانا نے روحانی قوت حاصل کرنے کے لئے علماء کو ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ شیخ سے خود کو وابستہ کریں اور اللہ سے لو لگائیں تو دین کے کاموں میں برکت ہوگی، علماء کرام وقت کی تنگی کی شکایت کرتے ہوئے ذکر سے دوری اختیار کرتے ہیں تو اکابر کا یہ تجربہ ہے کہ ذکر اللہ کے بعد تھوڑے سے وقت میں مطالعہ سے وہ انشراح پیدا ہو جاتا ہے جو کافی دیر تک مطالعہ کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ علماء کرام تھوڑا وقت دیں اور اپنے اندر احسان کی کیفیت پیدا کریں۔ علم کے ساتھ تواضع بہت مشکل کام ہے۔ علم کا نشہ طاری ہو جاتا ہے اس لئے کسی بزرگ سے وابستگی ضروری ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مفتی محمد راشد صاحب اعظمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ پہلے انبیاء و رسل کے لائے ہوئے دین و شریعت کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے نہیں لی تھی اور ان کے مذہب کی تکمیل بھی نہیں ہوئی تھی۔ اسی لئے یکے بعد دیگرے انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں تشریف لائے۔ حضورؐ کو اللہ نے خاتم النبیین بنا کر بھیجا اور دین کی تکمیل کا اعلان کر دیا اور قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لی اور دین اسلام کو پسند فرمایا۔ اس لئے اب حضورؐ کے بعد کسی بھی طرح کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ نے دین کی حفاظت کے لئے ہمیں ذریعہ بنایا یہ ہماری بہت بڑی خوش نصیبی ہے۔ فتنوں کی سرکوبی کے لئے علماء کی خدمت یہ انہیں وراثت میں ملی ہے۔ حضورؐ نے مسیلمہ کذاب کے خط کا جواب دے کر اس کے جھوٹے نبی ہونے کو واضح فرما دیا۔ صحابہ کرامؓ دین کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے مثل کھڑے ہو گئے اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام بہت اہم ہے۔ اس سے تمام فتنوں سے مقابلہ کرنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ متاثرہ علاقوں میں مرد و خواتین کے اجتماعات منعقد کئے جائیں اور لٹریچر شائع ہو۔ علماء اپنی تقریروں میں فتنوں کے متعلق لوگوں کو آگاہی کی تلقین کرتے رہیں۔ مفتی صاحب نے بیعت اولیٰ میں شامل باتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ابطال باطل کے لئے احقاق حق ضروری ہے۔ جہاں پر حکم شریعت آجائے۔ سر تسلیم خم کر لینا چاہئے، چاہے اچھا لگے یا ناگوار گزرے۔ اپنے اندر صبر و اطاعت کا جذبہ پیدا کریں، اجتماعیت کو پارہ پارہ ہونے بچائیں۔ حق کی تائید کرنے میں طعن و تشنیع سے نہ ڈریں۔ حق اس وقت تک اپنی صورت پر باقی نہیں رہ سکتا جب تک کہ باطل کو باطل نہ کہا جائے۔ باطل کی مثال مکڑی کے جالے کی مانند ہے جو دین کی عمارت میں لگ جاتے ہیں۔ ان کو ہٹانا علماء کی ذمہ داری ہے۔ جیسے جیسے تقاضے بڑھ رہے ہیں ہماری ذمہ داریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ادارہ اشرف العلوم حیدر آباد تلنگانہ کے ناظم مولانا عبدالقوی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے علماء سے کہا کہ اپنے اندر صلاحیت پیدا کریں اور علم کے حصول میں لگے رہیں تو وجدان کی کیفیت حاصل ہو جائے گی اور فتنوں کا احساس بروقت ہو جائے گا جس سے آسانی سے اس کی سرکوبی کی جا سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوام سے رابطہ مضبوط رکھیں جہاں پر رابطہ نہیں ہے وہاں سے گمراہ ہونے کی خبریں زیادہ آتی ہیں۔ زندگی کے ہر شعبۂ حیات میں کام کرنے والوں میں اپنا نمائندہ بنائیں۔ ہر کس و ناکس سے نہ الجھیں اور تحمل و بردباری سے بحث و مباحثہ کریں۔ صرف وہی لوگ آپ کی باتوں کو سمجھیں گے جو حق کے طالب ہوں گے اور جو دنیاوی فائدہ کے لئے کام کر رہے ہوں گے وہ ہزار دلائل کے باوجود نہیں مانیں گے۔

رابطہ مدارس دارالعلوم دیوبند زون۔ ا کے صدر مفتی اقبال احمد صاحب قاسمی نے کہا کہ نبی کریمؐ کی طرف سے علماء کو ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ دین میں تحریفات و گڑبڑیوں کو درست کریں۔ اہل علم نے ہر دور میں ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔ موجودہ دور میں بھیس بدل بدل کر فتنے رونما ہو رہے ہیں۔ مثبت انداز میں لوگوں کو بیدار کریں۔ جہاں یہ فتنے نہیں پہنچے ہیں وہاں پر تقریروں میں ان باتوں کو ضرور لائیں جن کو لے کر وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ مفتی عبدالرشید صاحب قاسمی اور مولانا الماس صاحب نے بھی خطاب کیا۔

اس سے قبل گزشتہ روز مولانا عبدالقوی صاحب کی صدارت میں دوسری نشست بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے مدرسہ اشرف المدارس کے شیخ الحدیث الشاہ مولانا افضال الرحمٰن صاحب خلیفہ الشاہ مولانا ابرار الحقؒ صاحب نے کہا کہ مطالعہ میں وسعت لائیں اور مختلف موضوعات پر خوب مطالعہ کریں جس سے علم میں تقویت اور تبحر پیدا ہوتا ہے۔ اللہ سے اپنا تعلق مضبوط بنائیں۔

مظاہر علوم سہارنپور کے امین عام مفتی محمد صالح حسنی صاحب نے علماء کو فکری نہج کے بارے میں تفصیل سے بتایا کہ کس طرح سے تیاری کریں اور فتنوں کی روک تھام کے لئے کیا طریقہ کار اپنائیں۔ اکابر کے ذریعہ کئے گئے کاموں کو مد نظر رکھ کر میدان عمل میں کارکردگی کا مظاہرہ کریں۔

المعہد العالی للدراسات الاسلامیہ لکھنؤ کے ناظم مولانا محمد یحیٰ النعمانی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ علم کا حصول اصل ماخذ سے کریں۔ عوام کے سامنے حدیث کے تحفظ کے بارے میں عام فہم طریقوں کو سامنے رکھیں تا کہ وہ اچھے طریقے سے سمجھ جائیں کہ حدیث کتنی پختگی کے ساتھ محفوظ ہے۔ ان کے دل میں کسی طرح کا کوئی شک و شبہ باقی نہ رہ جائے۔

جامعہ محمودیہ اشرف العلوم جاجمؤ کے استاذ مولانا محمد حذیفہ قاسمی نے پروجیکٹر کے ذریعہ انجینئر محمد علی مرزا کی غلط بیانیوں کو اجاگر کیا اور بہتر طریقے سے اس فتنہ کا مقابلہ کرنے کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے مرزا کے ذریعے کی جانے والی گستاخیوں اور جھوٹ کے بارے میں تفصیل سے واضح کیا۔ فتنہ انجینئر کے بارے میں کسی بھی طرح کی تساہلی نہ برتنے پر زور دیا۔ دوسری نشست میں مفتی محمد معاذ قاسمی استاذ مدرسہ جامع العلوم پٹکا پور اور آخری نشست میں مولانا امیر حمزہ قاسمی استاذ مدرسہ مظہر العلوم نکھٹو شاہ نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ قاری مجیب اللہ عرفانی کی تلاوت سے نشست کا آغاز ہوا۔ مولانا محمد ذکوان قاسمی نے نعت و منقبت کا نذرانہ پیش کیا۔ اس موقع پر کانپور و اطراف کے علماء، ائمہ و دانشوران موجود رہے۔

مدرسہ بورڈ کی قانونی حیثیت پر سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ

صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے اسے انصاف کی جیت قرار دیا اور کہا کہ سپریم کورٹ کا تبصرہ کہ 'جیو اور جینے دو' میں ملک کے باشندوں کیلئے اہم پیغام پوشیدہ ہے

نئی دہلی، 5 نومبر 2024: صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے یوپی مدرسہ بورڈ کی قانونی حیثیت کے سلسلے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے اور اسے مدرسہ کمیونٹی کے لیے انصاف کی فتح قرار دیا ہے۔ واضح ہو کہ آج سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلے میں اتر پردیش مدرسہ بورڈ کی حیثیت پر مہر لگا دی ہے۔ مولانا مدنی نے اس فیصلے کو خوش آئند بتاتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ ہندستانی مسلمانوں اور خاص طور پر مدرسوں سے وابستہ افراد کیلئے تسلی بخش اور حوصلہ افزائی کا باعث بھی ہے۔

ہم اسے صرف مدرسہ بورڈ کے تناظر میں نہیں دیکھ رہے ہیں، بلکہ اس میں مدرسوں کے خلاف منفی مہم چلانے والے سرکاری اور غیر سرکاری عناصر کیلئے ایک واضح پیغام بھی پوشیدہ ہے جو ملک کے آئین کی پروا کئے بغیر ایک تعلیمی نظام کے سلسلے میں شب و روز جھوٹا پروپیگنڈا چلاتے ہیں۔

مولانا مدنی نے کہا کہ یہ لگاتار شکایت رہی ہے کہ نچلی عدالتیں اپنے فیصلوں میں توازن برقرار رکھ نہیں پاتیں اور اکثر پولس اور سرکاری موقف پر فیصلہ کرتی ہیں۔ آج سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو بدل کر آئینی اصولوں کی پاسداری کو یقینی بنایا ہے۔

مولانا محمود مدنی نے چیف جسٹس آف انڈیا کے اس تبصرے "جیو اور جینے دو" پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس جملے کی گہرائی سمجھنا ہر ہندوستانی کے لیے ضروری ہے۔ اس فیصلے سے ملک میں ایک پیغام جانا چاہیے کہ ملک کے سبھی طبقے کو جینے کا یکساں حق حاصل ہے، بالخصوص آج مسلمان جس طرح خود کو علیحدہ اور بے بس محسوس کر رہا ہے، جس طرح فرقہ پرست طاقتیں اور اقتدار میں بیٹھے ہوئے حکومت کے کئی وزراء کھلے عام تشدد کی اپیل کر رہے ہیں اور مدرسوں کے وجود کو بوجھ بنا کر پیش کر رہے ہیں، اس پس منظر میں سپریم کورٹ کا یہ بیان نہایت اہم نصیحت کا حامل اور ملک کے لوگوں کو بیدار کرنے والا ہے۔ مولانا مدنی نے اس موقع پر یوپی مدرسہ ٹیچرز ایسوسی ایشن کی عدالتی کوششوں کی ستائش کی اور اس فیصلے کو ان کی محنتوں کا پھل بتایا۔

آل انڈیا ٹیچرس ایسوسی ایشن نے جمعیۃ علماء ہند کا شکریہ ادا کیا

آل انڈیا ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ کے قومی جنرل سکریٹری مولانا وحید اللہ خان سعیدی، دیگر ذمہ داران مولانا محمد طارق شمسی اٹاوا وغیرہم نے وہاٹس ایپ پیغام میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی اور ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انھوں نے الٰہ باد ہائی کورٹ کی لکھنو بینچ کی جانب سے مدرسوں کے خلاف کیے گئے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرتے ہوئے داخل ایس ایل پی میں قطعی سماعت کی پیروی تک آل انڈیا ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ کے افراد کا ہر طرح سے تعاون کیا۔ یہ حضرات مقدمے کے سلسلے میں برابر جانکاری حاصل کرتے ہوئے ہم سب کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

سپریم کورٹ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے متعلق 'عزیز باشا ججمنٹ' کو مسترد کر دیا

نئی دہلی، 8 نومبر 2024: سپریم کورٹ کی سات رکنی بنچ نے آج کثرت رائے سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے اقلیتی کردار سے متعلق 1967 کے سید عزیز باشا بنام یونین آف انڈیا ججمینٹ کو مسترد کر دیا ہے۔ عزیز باشا کے فیصلے میں مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا گیا تھا کہ کوئی ادارہ جسے کسی سینٹرل ایکٹ کے ذریعے قائم کیا گیا ہو، وہ اقلیتی کردار کا حق دار نہیں ہو سکتا۔

اس کے برعکس آج چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ کی قیادت میں سپریم کورٹ نے اپنے ہی سابقہ فیصلے کو پلٹتے ہوئے کہا کہ کسی ادارے کا اقلیتی کردار محض اس بنیاد پر ختم نہیں ہو سکتا کہ اس ادارہ کا قیام پارلیمنٹ ایکٹ کے ذریعہ عمل میں آیا ہے، لہٰذا عزیز باشا مقدمہ میں سپریم کورٹ کا سابقہ موقف اور استدلال دونوں غلط ہے۔

چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے فیصلہ سناتے ہوئے مزید کہا کہ آرٹیکل 30 کا اطلاق ان سبھی اداروں پر یکساں طور پر ہوتا ہے جو آئین ہند نافذ ہونے سے قبل قائم ہوئے ہیں اور جو آئین کے نفاذ کے بعد قائم ہوئے ہیں۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا کہ اقلیتی ادارہ ہونے کے لیے صرف یہ ضروری نہیں ہے کہ ادارہ مکمل طور پر اقلیت کے ہاتھ میں ہو، بلکہ اس کا قیام اقلیت کے ذریعے ہونا لازمی ہے۔

صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے اہم اور دور رس نتائج کا حامل بتایا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اس فیصلے نے موجودہ حکومت کو بھی آئینہ دکھایا ہے جو اقلیتی کردار کی بحالی میں رکاوٹ بنی ہوئی تھی اور اس نے سابقہ حکومت کے موقف کے خلاف عدالت میں اقلیتی کردار کو ختم کرنے کا موقف اختیار کیا تھا۔

مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نے ہمیشہ مسلم اقلیت کے تعلیمی اور آئینی حقوق کے لیے جدوجہد کی ہے۔ اس کی مثال حال میں دینی مدارس کے خلاف سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کی طرف سے جاری منفی مہم کو روکنے کی کوشش ہے۔ اسی طرح عزیز باشا کیس کے بارے میں جب 1967 میں سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا تھا تو جمعیۃ علماء ہند نے فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنیؒ کی قیادت میں 14 سالوں تک اس کے خلاف پارلیامنٹ کے اندر و باہر طویل لڑائی لڑی تھی۔ اسی پس منظر میں جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام 29/اگست 1981 کو ایک 'کل ہند کنونشن برائے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی' نئی دہلی میں منعقد کیا گیا، جس میں ملک کے گوشے گوشے سے بھاری تعداد میں مندوبین نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں جمعیۃ علماء ہند نے حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کیا کہ مسلم یونیورسٹی کے ترمیمی بل کو پارلیمنٹ سیشن میں منظور کر کے اقلیتی کردار کو بحال کیا جائے۔ جمعیۃ علماء ہند کی اس طویل جدوجہد کے نتیجے میں پارلیمنٹ نے 1981 میں اس کو ایکٹ کو منظوری دی۔ تاہم بیوروکریسی کی فرقہ وارانہ ذہنیت کی وجہ سے اس ایکٹ میں چند خامیاں چھوڑ دی گئیں، جن کی وجہ سے مداخلت کی راہ کھلی رہ گئی اور نتیجے کے طور پر 2006 میں الٰہ آباد ہائی کورٹ نے ایک بار پھر اقلیتی کردار کو ختم کر دیا۔ 2006 میں جمعیۃ علماء ہند نے اس فیصلے کے تناظر میں ڈاکٹر منموہن سنگھ سے ملاقات کی اور ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا مشورہ دیا، جس پر اُس وقت کی حکومت نے عمل بھی کیا اور خود حکومت ہند نے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپنا حلفیہ موقف پیش کیا، لیکن 2014 کے بعد این ڈی اے حکومت نے سابقہ موقف سے انحراف کرتے ہوئے اقلیتی کردار کو کالعدم کرنے کے حق میں عدالت میں حلفیہ بیان داخل کیا۔ حکومت کے اس رویے کے خلاف گزشتہ دس سالوں سے جمعیۃ علماء ہند نے ہر ممکن جدوجہد کی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کا دیرینہ موقف رہا ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی جو مسلمانان ہند کا ایک گراں قدر سرمایہ ہے، محفوظ رہے اور ان مقاصد کی تکمیل کے لیے کامیابی کے ساتھ اپنی منزلیں طے کرتی رہے جن کے لیے اس کا قیام عمل میں آیا تھا۔ بالخصوص اس پس منظر میں کہ آج مسلمان تعلیمی اعتبار سے انتہائی پسماندہ ہیں اور مختلف رپورٹوں نے اس کی تصدیق بھی کی ہے، مسلم اقلیت کے لیے قائم کردہ اداروں کے کردار کو بدلنا درحقیقت مسلم اقلیت کے ساتھ عداوت اور اسے مزید پسماندگی میں دھکیلنے کی کوشش ہے۔

مولانا مدنی نے اس موقع پر سپریم کورٹ میں قانونی مقدمہ لڑنے والے ادارے اے ایم یو اور اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن و دیگر مداخلت کاروں کی قانونی جدوجہد کی ستائش کی۔ مولانا مدنی نے مسلم اقلیت سے خاص طور پر اپیل کی کہ وہ تعلیم پر توجہ دیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ملک و ملت کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔

> ” صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی نے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اس سے اقلیتی کردار کی بحالی کی راہ ہموار ہوئی ہے “

خبرنامہ
JAMIAT ULAMA-I-HIND
نومبر 2024
شمارہ نمبر:۱ | ایشو نمبر:۳

جمعیۃ علماء ہند جذباتیت اور اشتعال انگیزی کو ملت کیلئے زہر سمجھتی ہے

مولانا محمود اسعد مدنی

نئی دہلی، 21 نومبر 2024:

گوہاٹی آسام کے دارالعلوم گاری گاؤں میں جمعیۃ علماء ہند کا پانچواں دوروزہ صوبائی مشورہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں اپنے خطاب میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے واضح کیا کہ جمعیۃ علماء ہند نے ہمیشہ اصولی اور نظریاتی موقف اپنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کبھی مداہنت اور اشتعال انگیزی کا سہارا نہیں لیا اور نہ مسلمانوں کے نفع ونقصان کو نظر انداز کرتے ہوئے جذباتی سیاست کی ہے۔ ہمارا ایک واضح نظریہ اور اصول ہے اور ہم ہمیشہ اسی پر قائم رہے ہیں اور رہیں گے۔ مولانا مدنی نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ردعمل کی سیاست میں الجھنے کے بجائے جہد مسلسل کی راہ پر گامزن رہنا ضروری ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ تعلیم، تہذیب، معاشرت اور معاشیات کے مسائل پر توجہ دیں، کیونکہ کوئی قوم معیشت اور علم کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتی ہے۔

قبل ازیں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند مولانا حکیم الدین قاسمی اور مجلس قائمہ کے جنرل سکریٹری مولانا نیاز احمد فاروقی نے بھی خطاب کیا۔

پہلی اور دوسری نشستوں میں ریاستوں کے صدور ونظمائے اعلی یا مثالی اضلاع کے صوبائی کنوینر حضرات نے اپنے صوبوں کی رپورٹ پیش کی۔ جمعیۃ علماء ہند کے پروجیکٹس کا بھی خلاصہ پیش ہوا۔ نیز آن لائن ممبر سازی پر ایک پرزینٹیشن ہوا، جس میں جمعیۃ کی ممبر سازی بذریعہ ایپ کیے جانے کا طریقہ بتایا گیا۔ 112 مثالی اضلاع کے سالانہ کیلنڈر کے مطابق گزشتہ چھ ماہ میں 5692 میٹنگوں کا انعقاد عمل میں آیا، 3541 مقامی یونٹس قائم ہوئیں، اسی طرح 5996 مکاتب قائم ہوئے، اصلاح معاشرہ کے عنوان سے ان مثالی اضلاع میں 4638 اصلاحی جلسے اور 2951 مقامات پر درس قرآن اور 2359 مقامات پر درس حدیث کی مجالس یومیہ یا ہفتہ واری طور پر جاری وساری ہیں۔ اخیر میں مہتمم مدرسہ دارالعلوم گاری گاؤں مولانا محمد کلیم نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ امیر شریعت آسام مولانا شیخ محمد یحیٰی باسکنڈی نے مہمانوں کا استقبال کیا۔

جمعیۃ علماء ہند کے پانچویں 2 روزہ صوبائی مشورہ میں مثالی اضلاع کی رپورٹ پیش، گزشتہ 6 ماہ میں 6 ہزار مکاتب کا قیام اور 2000 سے زائد مقامات پر درس قرآن اور درس حدیث کی مجالس قائم کی گئیں، جمعیۃ کے افکار ونظریات پر پیپر تیار کرنے کا فیصلہ

نے سابقہ کارروائی کی خواندگی کی، انھوں نے اجلاس کی نظامت بھی کی۔ اجلاس میں تنظیمی امور، جدید ممبر سازی، اسلاموفوبیا، صوبوں میں تربیتی پروگرامز اور دیگر مسائل پر تفصیل سے غور کیا گیا اور طے پایا کہ جمعیۃ علماء ہند کے افکار ونظریات پر ایک پیپر تیار کیا جائے گا، جس کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ارکان مولانا محمد سلمان بجنوری، مفتی محمد سلمان منصور پوری اور مفتی افتخار احمد قاسمی ہوں گے۔ ملک میں جاری اسلاموفوبیا اور ہیٹ کرائم کے انسداد کی کوششوں کو مزید موثر بنانے کے لیے تمام ریاستوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اپنے علاقے میں ہیٹ کرائم اور اسلاموفوبیا کے واقعات کو جمع کریں اور اس کے لیے کمیٹیاں تشکیل دیں۔ آسام میں ہیٹ کرائم اور ہیٹ اسپیچ کے واقعات کو جمع کرنے کے لیے بھی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ارکان میں مولانا محبوب حسن قاسمی، مولانا فضل الکریم قاسمی، مولانا عبدالقادر اور مفتی رفیق الاسلام قاسمی شامل ہیں۔ پروجیکٹ مینجمنٹ آفس (پی ایم او) کے تحت انڈیا کو دو حصوں انڈیا چیپٹر (۱) اور انڈیا چیپٹر (۲) میں تقسیم کیا گیا۔ یہ بھی طے پایا کہ اگلے چھ ماہ میں تمام مثالی اضلاع میں تربیتی پروگرامز منعقد کیے جائیں گے، نیز صوبائی جمعیتوں کو ایک ماہ میں ایک روزہ مشاورتی اجلاس مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اجلاس میں حضرت مولانا عبدالحق مرحوم سابق صدر جمعیۃ علماء آسام، ان کی اہلیہ مرحومہ اور دیگر مرحومین کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی گئی، نیز جمعیۃ علماء یوپی کے صدر مولانا عبدالرب اعظمی کی صحت یابی کے لیے دعا کی گئی۔ یہ طے ہوا کہ جمعیۃ علماء ہند کا چھٹا صوبائی اجتماع 10-11 مئی 2025 کو بنگلور میں منعقد ہوگا۔

یہ دوروزہ اجلاس مختلف نشستوں میں نائب صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمد سلمان بجنوری، مولانا بدرالدین اجمل (صدر جمعیۃ علماء آسام)، مولانا عاقل قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مغربی یوپی)، مولانا اسرارالحق مظاہری (صدر جمعیۃ علماء جھارکھنڈ) اور مولانا رفیق احمد مظاہری (صدر جمعیۃ علماء گجرات) کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اپنے صدارتی خطاب میں دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث اور جمعیۃ علماء ہند کے نائب صدر مولانا محمد سلمان بجنوری نے عملی قیادت اور اخلاص عمل پر زور دیا۔ انھوں نے کارکنان کو مشورہ دیا کہ وہ جمعیۃ کے افکار ونظریات کا مطالعہ کریں اور اس کی روشنی میں فیصلے کریں۔ صدر جمعیۃ علماء آسام وسابق ایم پی مولانا بدرالدین اجمل نے اپنے تحریری خطبہ میں جمعیۃ علماء ہند کے اکابر کی خدمات اور این آر سی کے تناظر میں جمعیۃ کی کامیاب جدوجہد پر روشنی ڈالی اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کو سنگ میل قرار دیا جو جمعیۃ علماء ہند کی چودہ سالہ جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ ان کے علاوہ دیگر صدور اجلاس مولانا رفیق احمد مظاہری، مولانا محمد عاقل

خبرنامہ میں اشتہار دینے کیلئے رابطہ کریں
JAMIAT ULAMA-I-HIND

اپنے کردار کو سماج کی بھلائی کیلئے وقف کریں

جمعیۃ یوتھ کلب کے زیر اہتمام بھارت اسکاؤٹ اینڈ گائیڈس کی سہ روزہ تقریب میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کا نوجوانوں سے خطاب، 800 سے زائد نوجوانوں نے ہنر مندی کا مظاہرہ کیا، امروہہ نے اول پوزیشن حاصل کی

نئی دہلی، 23 نومبر 2024:
بھارت اسکاؤٹس اینڈ گائیڈس کے ۷۵ ویں یوم تاسیس پر جمعیۃ یوتھ کلب کے زیر اہتمام مدنی یوتھ سینٹر کیند کی دیوبند میں سہ روزہ تقریب منعقد ہوئی جس میں یوپی، راجستھان، میوات کے مختلف اضلاع سے 813 اسکاؤٹس اینڈ گائیڈس شریک ہوئے۔ خاص بات یہ رہی کہ 104 گائیڈس (خواتین ونگ) نے بھی پردہ میں رہ کر ایگزیبیشن میں دستی ہنر مندی اور تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ پروگرام کے دوران مختلف قسم کے مقابلے بھی منعقد کیے گئے جن میں رنگوں کی شناخت اور نقشے کی مدد سے راستے کی تلاش، فاصلے اور بلندی کا اندازہ اور دیگر عملی مہارتیں شامل تھیں۔ ٹینٹ پچنگ، کلر پارٹی، مارچ پاسٹ، فرسٹ ایڈ، فزیکل ڈسپلے، کیمپ کرافٹ، کیمپ فائر کی نمائشوں نے سبھوں کو حیران کر دیا۔ آخری تقریب میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی، ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی، ہرجیندر سنگھ ایس ٹی سی ناردرن ریلوے، محمد یامین ناردرن ریلوے، کپل کمار اے ایل ٹی ناردن ریلوے سمیت جمعیۃ اور بھارت اسکاؤٹس اینڈ گائیڈس کے کئی اہم ذمہ داران شریک ہوئے۔

اس موقع پر اپنے کلیدی خطاب میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے نوجوانوں کو ملک وملت کا مستقبل بتاتے ہوئے کہا کہ اگر وہ مضبوط ہوں گے تو ہم سب مضبوط ہوں گے اور اگر وہ کمزور ہوں گے تو ہم سب کمزور ہو جائیں گے۔ اس لیے یہ نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی طاقت، صلاحیت اور کردار کو اس نہج پر لے جائیں کہ دوسروں کے لیے مثال بن سکیں۔ ہم ایسے وقت میں جی رہے ہیں جہاں چیلنجز بھی ہیں اور مواقع بھی۔ یہ وقت اپنی سوچ، عمل اور کردار کو بہتر کرنے کا ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ تعلیم ہماری ترقی کی بنیاد ہے، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کو بہتر انسان اور مسلمان بنانے کے لیے انہیں علم کی روشنی سے منور کریں اور ان کی اعلیٰ تربیت کریں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہے کہ ہماری زندگی دوسروں کے لیے وقف ہو۔ یہ وقت انفرادی ذمہ داریوں سے آگے بڑھ کر اجتماعی ذمہ داریوں کو نبھانے کا ہے۔ میں خاص طور پر اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ علم حاصل کریں، اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں اور معاشرے کی بہتری کے لیے کام کریں۔ انھوں نے جمعیۃ کے کارکنان وخدام سے کہا کہ قریب کے علاقہ کا کوئی محلہ اور بستی ایسی نہ رہے جہاں اس مہم کی خوشبو نہ پہنچے۔ ہمیں جمعیۃ یوتھ کلب کی اس مہم سے نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ جوڑ کر اس فیض کو عام کرنا ہوگا۔

مولانا مدنی نے کہا کہ نوجوانوں کو ملک وملت کے لیے مفید بنانے کی ہماری یہ جدوجہد جاری رہے گی اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں روک دیں گے، ان کا خواب کبھی پورا نہیں ہوگا۔ ہم نوجوانوں کو ماحولیات، صفائی اور پانی کے تحفظ جیسے اہم مسائل کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ ہم انسانیت کی مشترکہ ذمہ داریوں کی تکمیل کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا نہ کر سکے تو ہماری زندگی بے معنی ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی نے اپنے خطاب میں نوجوانوں کے حوصلے اور جوش کی ستائش کی اور کہا کہ اسے خدمت خلق اور تعمیر ملت کے لیے صرف کریں۔ اس پروگرام میں بھارت اسکاؤٹس اینڈ گائیڈز کے ذمہ داروں نے بھی خطاب کیا۔ انھوں نے نوجوانوں کی پرفارمنس کی ستائش کی اور کہا کہ جمعیۃ یوتھ کلب ہماری ساری ٹیموں میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ جمعیۃ یوتھ کلب کے سکریٹری قاری احمد عبداللہ رسول پوری نے بتایا کہ جمعیۃ یوتھ کلب اس وقت 37 اضلاع میں فعال طور پر کام کر رہی ہے جس کے تحت ہنوز 28 ہزار سے زائد نوجوان تربیت پا چکے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ اس پروگرام کے شرکاء کو اکابر کے ناموں سے منسوب کر کے 84 ٹینٹوں کو سات زونز میں تقسیم کیا گیا تھا۔ زون نمبر 1 حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، زون نمبر 2 حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، زون نمبر 3 حضرت فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنیؒ، زون نمبر 4 ہردے ناتھ کنجرو (یکے از بانیان بھارت اسکاؤٹس)، زون نمبر 5 حضرت مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ، زون نمبر 6 لارڈ بیڈن پاویل (بانی اسکاؤٹنگ)، زون نمبر 7 ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے ناموں سے منسوب کیا گیا۔ اسی طرح ایگزیبیشن ہال کو 'مفتی کفایت اللہ ایگزیبیشن' ہال کا نام دیا گیا۔

اس موقع پر پرفارمنس کی بنیاد پر جمعیۃ یوتھ کلب امروہہ نے پہلی پوزیشن جب کہ جمعیۃ یوتھ کلب ہاپوڑ نے دوسری پوزیشن اور جمعیۃ یوتھ کلب مظفرنگر نے تیسری پوزیشن حاصل کی جن کو صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی اور ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی کے ہاتھوں مومنٹو اور سرٹیفکیٹ دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر جمعیۃ یوتھ کلب بنارس کے حافظ عبیداللہ اور محمد رضوان کو شیلڈ سے نوازا گیا۔ پروگرام میں ذہین احمد مدنی دیوبند، مولانا غیور قاسمی، صاحبزادہ محترم صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید حسین احمد مدنی، حافظ قاسم باغپت، مفتی اویس اکرم بجنور، حافظ فرقان اسعدی، مولانا جمال الدین قاسمی، قاری ذاکر حسین مظفرنگر اور ان کی پوری ٹیم، مولانا موسیٰ قاسمی مظفرنگر، مولانا تحسین شاملی، قاری محمد جعفر، مولانا ارشد، مولانا محمود دیوبند، حاجی محمد زید، قاری محمد جعفر کھوڈہ، وغیرہ موجود رہے۔ نظامت کے فرائض جمعیۃ یوتھ کلب کے سکریٹری مولانا قاری احمد عبداللہ اور ماسٹر سلیم تیاگی نے مشترکہ طور پر انجام دیے۔ اس تقریب کے کنوینز اور سکریٹری جمعیۃ علماء اتر پردیش ذہین احمد نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر جمعیۃ یوتھ کلب کے 28 اسٹاف اور دیگر رضا کاروں نے شب وروز محنت کی۔ ڈی او سی سلیم تیاگی اور آشکارہ خاتون کو مبارک بادی پیش کی گئی۔

عدالت نے نوح فساد کے ملزم نابالغ شخص کو بری کردیا

اہل خانہ میں خوشی کی لہر، والدین نے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی، 22 نومبر 2024: ۳۱/ جولائی ۲۰۲۳ء کو ہریانہ کے نوح ضلع میں پیش آنے والے افسوسناک فسادات کے دوران پولس نے بڑی تعداد میں لوگوں کو گرفتار کیا تھا۔ ان گرفتار شدگان میں بھادس گاؤں سے تعلق رکھنے والا ایک نابالغ لڑکا بھی شامل تھا جسے تھانہ نگینہ میں ایف آئی آر نمبر 142 کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ جمعیۃ علماء ہند نے میوات فساد متاثرین کی باز آبادکاری اور فساد متاثرہ مساجد کی مرمت میں بڑا کردار ادا کیا ہے، وہ بے قصور گرفتار شدگان کے لیے مقدمہ بھی لڑ رہی ہے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر وکلاء کی قانونی جدوجہد سے گزشتہ سال ہی ۵۸۹ افراد کو ضمانت حاصل ہو گئی تھی، تاہم ان کا مقدمہ اب ٹرائل پر ہے۔ بھادس کے ان مسلم نابالغ ملزم کو آج جوینائل معاملے کے ایڈیشنل سول جج نے باعزت بری کر دیا۔ عدالت نے مقدمہ کے فائل نمبر ۱۸۲۴۱/ ۲۰۲۴ کے سلسلے میں فیصلہ سنایا کہ ملزم کا فساد سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اسے گناہ ناکردہ کی سزا نہیں دی جا سکتی ہے۔ مقدمے کی پیروی ایڈوکیٹ طاہر روپڑیا نے کی۔

نابالغ کے والد جناب اسرالدین جو پیشہ سے بورویل مستری ہیں، نے اس کامیابی پر صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی کا شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء کی جانب سے فراہم کی گئی قانونی امداد اور رہنمائی نے ان کے بیٹے کو انصاف دلانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

اس فیصلے پر مولانا حکیم الدین قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ہند اور ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء متحدہ پنجاب مولانا یحییٰ کریمی نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ عدالتی نظام اور انصاف کی فتح ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء ہند ہمیشہ مظلوموں کے ساتھ کھڑی رہی ہے اور آئندہ بھی انصاف کے حصول کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گی۔ انھوں نے وکلاء حضرات کی جدوجہد کی بھی ستائش کی۔

سرکار وانتظامیہ کی تفریق پر مبنی پالیسی کا نتیجہ

مولانا محمود مدنی

سنبھل کی پرتشدد صورتحال اور پولس فائرنگ میں مسلم نوجوانوں کی ہلاکت

نئی دہلی،24 نومبر 2024:

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے سنبھل (یوپی) کی جامع مسجد سروے کے دوران پولس فائرنگ میں پانچ مسلم نوجوانوں کے مجرمانہ قتل اور پرتشدد صورت حال پر سخت ناراضی اور گہرے رنج والم کا اظہار کیا ہے۔ مولانا مدنی نے اس صورت حال کے لیے اتر پردیش حکومت اور پولس انتظامیہ کو موردالزام ٹھہرایا ہے۔انھوں نے کہا کہ ہم پرتشدد رویہ اختیار کرنے والے کسی فریق کے ساتھ نہیں ہیں، لیکن پولس انتظامیہ کے اس اقدام کو ظالمانہ اور تفریق پر مبنی عمل سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے پانچ لوگوں کی جانیں چلی گئیں۔ چاہے کسی بھی مذہب، ذات اور عقیدے سے تعلق رکھنے والا انسان ہو، اس کو ملک کے آئین میں یکساں طور پر جینے کا حق حاصل ہے۔اگر کوئی حکومت تفریق پر مبنی رویہ اختیار کرتے ہوئے کسی مخصوص طبقے کی عزت اور جان ومال کو کم تر سمجھتی ہے تو وہ ملک کے آئین اور قانون کو پامال کرنے کی قصوروار ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نے پہلے بھی خبردار کیا تھا کہ جو لوگ مسجدوں میں مندر تلاش کرتے پھر رہے ہیں، وہ درحقیقت ملک کے امن وامان کے دشمن ہیں، آج جو کچھ بھی ہوا، اس نے ہمارے موقف کی تصدیق کردی۔مولانا مدنی نے کہا کہ سنبھل کے لوگوں نے پہلے دن ہوئے سروے کے دوران عدالت کی ٹیم کے ساتھ تعاون کیا تھا اور کسی طرح کی مخالفت نہیں کی گئی۔لیکن آج جب سروے کمشنر جارہے تھے تو اطلاعات کے مطابق سروے ٹیم کے ساتھ موجود کچھ افراد نے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کرنے والے نعرے لگائے، جس سے ماحول خراب ہوا اور پرتشدد واقعات رونما ہوئے۔انھوں نے سوال اٹھایا کہ آخر پولس انتظامیہ نے ایسے لوگوں کو سروے ٹیم کے ساتھ جامع مسجد جانے کی اجازت کیوں دی اور پھر ان کو نعرے لگانے اور ایک کمیونٹی کو بھڑکانے سے کیوں نہیں روکا؟

مولانا مدنی نے کہا کہ مقامی عدالت نے مسجد فریق کے موقف کو سنے بغیر جس طرح فوری سروے کا حکم دیدیا، اس سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا، اونچی عدالتوں میں یہ حقیقت واضح ہوجائے گی کہ یہ فیصلہ ملک کے قانونی نظام اور عبادت گاہوں کو لے کر مذہبی حساسیت کے خلاف ہے۔مولانا مدنی نے کہا کہ آئین کے تحت تمام مذہبی مقامات کی 1947 والی حیثیت کی حفاظت کی ضمانت دی گئی ہے جو ملک کی سالمیت اور اتحاد کے لیے بہت ضروری امر ہے۔اسے سیاسی یا نظریاتی مقاصد کے لیے بگاڑنے کے خلاف متحدہ آواز اٹھانے کی ضرورت ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ ہم حکام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ امن وامان کو ترجیح دیں اور سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔ جمعیۃ علماء ہند مطالبہ کرتی ہے کہ عدالت کی نگرانی میں پورے واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیق کرکے قصوروار پولس افسران کو سزادی جائے اور جو لوگ مارے گئے ہیں ان کے اہل خانہ کو انصاف ملے۔ جمعیۃ علماء ہند لوگوں سے امن وامان بنائے رکھنے کی اپیل کرتی ہے اور مغموم اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔اس درمیان جمعیۃ علماء ہند کے جنرل مولانا حکیم الدین قاسمی سنبھل کے ذمہ دار لوگوں کے رابطے میں ہیں اور لگاتار امن وامان کی بحالی کے لیے کوشاں ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کا وفد سنبھل پہنچا، پولس افسران سے ملاقات کی

نئی دہلی،25 نومبر 2024:

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر آج جمعیۃ علماء ہند کا ایک مرکزی وفد سنبھل پہنچا۔مولانا حکیم الدین قاسمی (ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند) کی سربراہی میں وفد نے مسجد اسامہ محلہ کوٹلہ سنبھل میں بعد نماز عصر جامع مسجد کے ذمہ داران اور عمائدین شہر سے ملاقات کرکے حالیہ پولیس فائرنگ کے واقعات پر گہرے صدمے اور ناراضی کا اظہار کیا اور متاثرین کے لیے ہر ممکن آئینی اقدامات کی یقین دہانی کرائی۔وفد نے پولس افسران بالخصوص ڈی آئی جی، ضلع کلکٹر، پولس کپتان اور ایس ڈی ایم سے ملاقات کی اور پولس تشدد پر سخت اعتراض کیا او رکہا کہ بے قصوروں کی گرفتاری پر روک لگائی جائے۔

وفد کو بتایا گیا کہ سنبھل میں جامع مسجد کے سروے کے دوران پولس فائرنگ میں پانچ مسلمانوں کے قتل اور پھر مسلم مرد وعورت کی بے جا گرفتاری نے ملک کے قانونی نظام کو سرمشار کردیا ہے۔حیرت ہے کہ غیر مسلم فریق کے وکیل وشنو جین کی قیادت میں اشتعال انگیز نعروں کی وجہ سے پرتشدد حالات پیدا ہوئے، لیکن اشتعال انگیز نعرہ لگانے والے اور اس کی قیادت کرنے والے وشنو جین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہورہی ہے، اس کے برعکس جس کمیونٹی کے نوجوانوں کو گولیوں سے بھون دیا گیا، اس کے مرد وخواتین کو بے دریغ گرفتار کیا جارہا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ یہاں انصاف کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی ہے اور انصاف کرنے والے ہی ظلم وستم کے طرف دار بن گئے ہیں۔ وفد نے پولس افسران کے سامنے مطالبہ کیا کہ واقعے کی غیر جانبدارانہ عدالتی تحقیقات کا حکم دیا جائے۔متاثرین کے اہل خانہ کو فی کس 50 لاکھ روپے معاوضہ فراہم کیا جائے اور اشتعال انگیزی کے ذمہ دار وشنو جین اور قصوروار پولیس افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

وشنو جین کی گرفتاری اور متاثرین کے اہل خانہ کیلئے انصاف ومعاوضے کا مطالبہ

جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے مقامی ذمہ داروں سے ملاقات میں اس یقین کا اعادہ کیا کہ وہ سنبھل کے مظلوم عوام کے ساتھ ہمیشہ کھڑے رہیں گے اور جس طرح 'بلڈوزر بربریت' پر سپریم کورٹ کے ذریعہ قدغن لگائی گئی، اسی طرح قصوروار پولس افسران کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے آئین اور قانون کے ہر ممکن وسائل کا استعمال کیا جائے گا۔وفد میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے علاوہ مولانا غیور احمد قاسمی، مولانا علاء الدین قاسمی ہاپوڑ، مولانا ضیاء اللہ قاسمی اور ایڈوکیٹ مرزا عاقب بیگ شامل تھے۔اس کے علاوہ حافظ شاہد صدر جمعیۃ علماء سنبھل، مولانا ندیم اختر، مولانا عبدالغفور، ڈاکٹر رئیس، محمد ریحان کے علاوہ مقامی جمعیۃ علماء کی پوری ٹیم ہمراہ تھی۔

مسجدوں کے سروے کے نام پر نفرت کی سازش ملک کی وحدت کو پامال کر رہی ہے

نئی دہلی،26 نومبر 2024:

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود مدنی نے ملک میں مسجد ومندر کا فتنہ کھڑا کرنے والوں کی سازش پر روک لگانے کے لئے چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ کو آج ایک اہم مکتوب ارسال کیا ہے جس میں گزارش کی گئی ہے کہ امن وامان اور سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے وہ فوری مداخلت کریں۔مولانا مدنی نے زور دے کر کہا کہ سروے کے نام پر کی جانے والی سرگرمیاں عوامی اعتماد کو مجروح کررہی ہیں اور بدامنی، سماجی تفریق اور بے چینی کا باعث بن رہی ہیں۔تازہ مثال یوپی کے سنبھل میں پیش آمدہ سانحہ ہے جس میں پولس کے ذریعہ ہم وطنوں کا بے رحمی سے قتل کیا جانا بھی شامل ہے۔

مولانا مدنی نے چیف جسٹس آف انڈیا کو متوجہ کیا کہ عبادت گاہوں سے متعلق خصوصی قانون (پلیسیز آف ورشپ ایکٹ 1991) فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو یقینی بنانے اور عبادت گاہوں پر پیدا کردہ تنازعات پر قدغن لگانے کے لیے بنایا گیا تھا تاکہ بابری مسجد جیسا سانحہ دوبارہ رونما نہ ہو۔تاہم حالیہ پیش رفت خاص طور پر سپریم کورٹ کا یہ کہنا کہ سروے اس قانون کے تحت ممنوع نہیں ہے، اس نے پھر فرقہ پرستوں کے لیے راہیں کھول دی ہیں۔وہ اس کا فائدہ اٹھا کر الگ الگ مسجدوں پر سروے کی عرضیاں لگا کر ملک بھر میں فرقہ واریت کا زہر گھول رہے ہیں۔یہ روش ملک کی وحدت کو پارہ پارہ کررہی ہے اور اس کے سیکولر ڈھانچے کو نقصان پہنچا رہی ہے۔

صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کا چیف جسٹس آف انڈیا کے نام اہم مکتوب، فوری مداخلت کا مطالبہ

خط میں مولانا مدنی نے چیف جسٹس آف انڈیا سے درخواست کی ہے کہ وہ اس بڑھتی ہوئی وبا کا از خود نوٹس لیں اور فیصلہ کن اقدام کے ذریعہ حالات کی سنگینی کا تدارک کریں۔ عدالت عظمیٰ ہمیشہ آئین کی محافظ کے طور پر کھڑی رہی ہے، وہ ملک کی سالمیت اور اس کے تانے بانے کو جوڑنے کے لیے آہنی دیوار ہے۔موجودہ صورت حال اس بات کی متقاضی ہے کہ بحیثیت چیف جسٹس آپ اس فریضے کو انجام دیں اور ملک کے ایک مضبوط ستون کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کریں۔آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ فوری مداخلت کرکے یہ یقینی بنائیں کہ قانون کی حکمرانی قائم رہے اور 1991 کے ایکٹ کے مقاصد کا احترام کیا جائے۔اس موقع پر عدالتی اقدام فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھنے سے روکنے کے لیے ایک اہم حفاظتی تدبیر ثابت ہوگا اور عدلیہ کے نظام انصاف پر لوگوں کا اعتماد بحال ہوگا۔

سنبھل سانحہ

جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے شہیدوں کے اہل خانہ کیلئے 5-5 لاکھ روپے کا اعلان

نئی دہلی، 28 نومبر 2024:
سنبھل میں پولس انتظامیہ نے جو انسانیت سوز جرم کا ارتکاب کیا ہے وہ کسی بھی طرح قابل معافی نہیں ہے، ہم اس کے خلاف ہر سطح پر لڑیں گے اور مظلوموں اور بے قصور گرفتار شدگان کو انصاف دلائیں گے۔ یہ اعلان آج جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے رجب پور امروہہ میں سنبھل حادثہ سے متعلق ہوئی ایک اہم میٹنگ میں کیا۔ مولانا مدنی نے اعلان کیا کہ جمعیۃ علماء ہند سبھی شہدا کے ورثا کو پانچ پانچ لاکھ روپے دے گی، نیز جو زخمی ہوئے ہیں ان کے علاج و معالجہ کے لیے دست تعاون بڑھایا جائے گا۔
اس میٹنگ میں جمعیۃ علماء امروہہ، جمعیۃ علماء سنبھل اور جمعیۃ علماء مرادآباد کے ذمہ داران موجود تھے جس میں جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی اور جمعیۃ علماء ہند کے خازن مولانا قاری شوکت علی اور مفتی محمد عفان منصور پوری بھی شریک ہوئے۔
صدر جمعیۃ علماء ہند نے تینوں اضلاع کے ذمہ داران پر مشتمل ایک ریلیف کمیٹی بھی تشکیل دی جس کے کنوینر حافظ محمد شاہد صدر جمعیۃ علماء سنبھل ہوں گے، نیز ایک قانونی کمیٹی تشکیل دینے کا بھی فیصلہ ہوا۔

دوسری طرف ٹی ایم یو یونیورسٹی کے ہاسپٹل میں زخمیوں کے اہل خانہ سے ملاقات کے بعد جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی نے سخت اعتراض کیا کہ زیر علاج زخمیوں کے پیروں میں بیڑیاں ڈالی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اطلاع ملی ہے پولس محکمہ زیر علاج محروسین پر دباؤ بنا رہا ہے کہ وہ اپنے بیانات کو بدل دیں جو انصاف و قانون کے خلاف ہے اور ہم اس کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔
واضح ہو کہ جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں آج صبح پولس فائرنگ میں زخمی ہونے والوں کے متعلقین سے ٹی ایم یو ہسپتال میں مل کر مزاج پرسی کی، ان مجروحین کا علاج پولس کی سخت نگرانی میں ہو رہا ہے۔ ان میں ایک محمد عظیم ابن خلیل احمد ساکن ساہواج پور کلاں سنبھل ہیں جب کہ دوسرے محمد حسن ساکن نخاسہ محلہ بڑا بازار سنبھل ہیں جن کے دائیں بازو میں گولی لگی ہے، ان کے والد عرفان احمد کا قریب بیس روز قبل انتقال ہوا تھا، والدہ عدت میں ہیں اور تیسرے محمد وسیم ساکن محمود کی سرائے ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند کے وفد میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے علاوہ مولانا غیور احمد قاسمی، مولانا شفیق احمد القاسمی اور مولانا وحید الزماں قاسمی شامل تھے۔ وفد اور میٹنگ میں سنبھل سے حافظ محمد شاہد صدر جمعیۃ علماء سنبھل، مولانا عبدالغفور نائب صدر جمعیۃ علماء سنبھل، مولانا ندیم اختر جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء سنبھل، قاری ریاض الدین ،مولانا کلام الدین امام وخطیب پیراماؤنٹ مسجد مرادآباد، مولانا مفتی ابوبکر ابن مفتی محمد سلمان منصور پوری، مفتی عبدالحق قاسمی، قاری نفیس، حاجی نسیم خازن جمعیۃ علماء شہر مرادآباد، مولانا عبدالجبار جویا، مولانا انس اور سلمان بھائی بھی شامل تھے۔ جو ریلیف کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اس میں مولانا شاہد، مولانا انس، قاری یامین امروہہ، مولانا عبدالغفور، حافظ دلدار، مفتی ارباب، مولانا غیور احمد قاسمی دہلی شامل ہیں۔

دہلی کورٹ نے کانسٹبل رتن لال کیس میں محمد یونس کو 8 بار درخواست مسترد ہونے کے بعد بالآخر ضمانت دے دی

نئی دہلی، 24 نومبر 2024:
دہلی کی کڑکڑڈوما کورٹ کے ایڈیشنل سیشن جج نے ایف آئی آر نمبر 60 / 20، پی ایس دیال پور کے تحت درج فروری 2020 کے شمال مشرقی دہلی فسادات سے متعلق کیس میں محمد یونس کو ضمانت دے دی۔ بالآخر یہ فیصلہ گزشتہ چار سالوں میں آٹھ بار ضمانت کی درخواست مسترد ہونے کے بعد جمعیت کے وکیلوں کی صبر کے ساتھ لگاتار کوششوں کی وجہ سے ممکن ہوا۔ آخری بار ضمانت کی عرضی 23 جولائی 2024 کو مسترد کی گئی تھی۔
ملزم کی جانب سے ایڈوکیٹ سلیم ملک نے مقدمہ کی پیروی کی، اور عدالت نے پیریٹی کے اصول پر ضمانت منظور کی۔ اس سے پہلے اسی کیس میں دہلی ہائی کورٹ نے 4 نومبر 2024 کو ملزمان محمد جلال الدین اور محمد وسیم کو ضمانت دی تھی۔ حالانکہ محمد یونس پر بلوائی ہجوم میں شرکت، سازش اور دہلی پولیس کے کانسٹبل رتن لال کے قتل میں معاونت جیسے سنگین الزامات ہیں، لیکن عدالت نے حالات میں تبدیلی کو مدنظر رکھتے ہوئے ضمانت دینے کا فیصلہ کیا۔ محمد یونس کو دس ہزار روپے کے ذاتی مچلکے پر مشروط ضمانت دی گئی۔

اہل خانہ نے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کا شکریہ ادا کیا

محمد یونس کے اہل خانہ نے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود مدنی کا خصوصی شکریہ ادا کیا، جنہوں نے تنظیم کی جانب سے بھرپور قانونی مدد فراہم کی۔ اہل خانہ نے جمعیۃ کی ان مسلسل کوششوں کی تعریف کی جو وہ فرقہ وارانہ تشدد کے متاثرین کو انصاف دلانے کے لیے کر رہی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی جدوجہد کی وجہ سے اب تک دہلی فسادات سے متعلق مقدمات میں 585 ضمانتیں اور 65 افراد باعزت بری ہو چکے ہیں۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی اور قانونی امور کے انچارج مولانا نیاز احمد فاروقی نے عدالت کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے انصاف کے قیام اور مظلوموں کو قانونی مدد فراہم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔

تاریخ کے گڑے مُردے اکھاڑنے سے ملک کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے

جامع مسجد سنبھل کے تنازع پر صدر جمعیۃ علماء ہند کا بیان

نئی دہلی، 20 نومبر 2024: صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے سنبھل کی جامع مسجد کے حوالے سے پیدا کردہ تنازع اور عدالت کی جانب سے سروے کے حکم پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ تاریخ کے جھوٹ اور سچ کو ملا کر فرقہ پرست عناصر ملک کے امن وامان کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کے گڑے مردے اکھاڑنے سے ملک کی سیکولر بنیادیں متزلزل ہو رہی ہیں، نیز تاریخی بیانیے کو دوبارہ ترتیب دینے کی کوششیں قومی سالمیت کے لیے کسی بھی طور پر مناسب نہیں ہیں۔

مولانا مدنی نے یاد دلایا کہ ملک نے بابری مسجد کی شہادت کا زخم برداشت کیا ہے اور اس کے اثرات سے آج بھی دوچار ہے۔ اسی پس منظر میں عبادت گاہ (خصوصی دفعات) قانون 1991 نافذ کیا گیا تھا تاکہ ملک مسجد ومندر کے جھگڑوں کی آماجگاہ نہ بن پائے۔ سپریم کورٹ نے بھی بابری مسجد قضیہ میں فیصلہ سناتے ہوئے اس قانون کو ضروری قرار دیا تھا، لیکن آج عدالتیں اس کو نظر انداز کر کے فیصلے سنا رہی ہیں۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ کہیں نہ کہیں مسجد کا تنازع کھڑا کیا جا رہا ہے اور پھر 'سچائی جاننے' کے نام پر عدالتوں سے سروے کی اجازت حاصل کر لی جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ سروے میڈیا کے ذریعے دو کمیونٹیز کے درمیان دیوار بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہم عدالت کے فیصلوں کا احترام کرتے ہیں، لیکن عدالت کو فیصلے کرتے وقت یہ ضرور دیکھنا چاہیے کہ ملک اور سماج پر اس کے کیا اثرات پڑیں گے۔

مولانا مدنی نے امید ظاہر کی کہ مسجد انتظامیہ کمیٹی جامع مسجد کے تحفظ کے لیے حتی الوسع کوشش کرے گی۔ ساتھ ہی یہ یقین دلایا کہ اگر ضرورت پڑی تو جمعیۃ علماء ہند قانونی چارہ جوئی میں تعاون فراہم کرنے کو تیار ہے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند نے ملک کے تمام شہریوں سے اپیل کی کہ وہ امن وامان کے قیام کے لیے صبر واستقامت کا مظاہرہ کریں اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے فرقہ پرستوں کے منصوبے کامیاب ہوں۔

جمعیۃ علماء ضلع سدی پیٹ کے زیر اہتمام سدی پیٹ میں سیرت النبی کوئز مقابلے کا کامیاب انعقاد

100 سے زائد غیر مسلم طلبہ کے بشمول 500 سے زائد امیدواروں کی شرکت حوصلہ افزاء

سدی پیٹ، 25 نومبر 2024:

حافظ سید عبد المجید فیضی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع سدی پیٹ نے اپنا صحافتی بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ الحاج حافظ پیر شبیر احمد صاحب صدر جمعیۃ علماء صوبہ تلنگانہ وآندھرا کی ہدایت پر اور حافظ پیر خلیق احمد صاحب جنرل سکریٹری صوبہ تلنگانہ وآندھرا کے ایما پر 24 نومبر 2024 بروز اتوار بمقام پرتیبھا ڈگری کالج پر اسکول وکالج میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کے ساتھ گھریلو خواتین کیلئے اردو وانگریزی زبان میں سیرت النبی کوئز معلوماتی ومسابقتی تحریری امتحان منعقد ہوا۔ اس کے علاوہ طلباء کی سہولت کے پیش نظر مزید دو مراکز اقلیتی اقامتی اسکول بوائز و گرلز میں بھی امتحان منعقد ہوا۔ یہ امتحان 4 گروپس گروپ A جماعت چہارم تا ہفتم گروپ B جماعت ہشتم تا دہم، گروپ C انٹر تا ڈگری، گروپ D گھریلو خواتین، پر مشتمل تھا۔ اس امتحان میں 500 سے زائد طلباء طالبات اور گھریلو خواتین نے شرکت کی۔ اس امتحان کی خصوصیت یہ رہی کہ تقریبا 100 سے زائد غیر مسلم طلباء وطالبات نے امتحان میں حصہ لیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ محسن انسانیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانیت کیلئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس امتحان کی نگرانی مفتی عبد السلام صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع سدی پیٹ نے کی۔

جمعیۃ علماء ضلع نظام آباد کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئز امتحان کا پورے شہر میں بڑے پیمانے پر انعقاد

نظام آباد: صدر جمعیۃ علماء ضلع نظام آباد، مولانا سید سمیع اللہ نے اپنے ایک تفصیلی بیان میں کہا کہ یہ کوئز مقابلہ 16 نومبر 2024 بروز ہفتہ صبح 11 بجے سے دوپہر 1 بجے تک مختلف اسکولز میں منعقد ہوا۔ جس کا مقصد طلباء وطالبات کے اندر سیرتِ طیبہ کی معلومات کو فروغ دینا اور انہیں اسلامی تاریخ اور تعلیمات سے روشناس کروانا ہے۔ یہ کوئز مقابلہ ضلع کے اسکولوں میں منعقد کیا گیا تھا۔

جن میں کریسنٹ ہائی اسکول (اردو میڈیم و انگلش میڈیم)، گولڈن جوبلی ہائی اسکول (اردو میڈیم و انگلش میڈیم)، پرائم اسکول، ایمپریل ہائی اسکول، پبلک ہائی اسکول، خلیل واڑی گورنمنٹ ہائی اسکول اور ضیاء ہائی اسکول شامل ہیں۔ ان اسکولوں کے علاوہ دیگر تعلیمی ادارے بھی اس میں شامل ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ طلباء اس تعلیمی سرگرمی سے مستفید ہوے کل ملا کر تقریباً دو ہزار طلباء وطالبات اس مقابلے میں حصہ لیے تھے جن کا تعلق آٹھویں، نویں اور دسویں جماعت تھا۔

مولانا سید سمیع اللہ نے کہا کہ کامیاب ہونے والے طلباء کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات کی ترتیب کی گئی ہے۔ ہر اسکول میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیے جائیں گے۔ اول انعام 1000 روپے، دوم انعام 500 روپے اور سوم انعام 300 روپے ہوگا۔ علاوہ ازیں، انعامات کی فہرست میں خصوصی ترغیبی انعامات بھی شامل کیے گئے ہیں تاکہ طلباء کی دلچسپی میں اضافہ ہو اور ان کی بھرپور شرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔

امتحان کے انتظامات اور نگرانی کی ذمہ داری جمعیۃ علماء کے صدورین اور ارکان جمعیۃ نے کی امتحانات کے نتائج بھی جمعیۃ علماء کی جانب سے مرتب کیے جائیں گے اور کامیاب طلباء وطالبات کو پوزیشن حاصل کرنے پر انعامات دیے جائیں گے۔

اس موقع پر جمعیۃ علماء کے ذمہ دارا بشمول مولانا سید سمیع اللہ (صدر جمعیۃ علماء ضلع نظام آباد)، مفتی رفیق ذاکر قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء پرکٹ) مولانا صابر صاحب (صدر جمعیۃ علماء ویپلور) حافظ افسر صاحب (بودھن) مولانا عبد الناصر، حافظ ابراہیم، حافظ نسیم اللہ غازی، حافظ عبد الولی، مولانا زبیر، حافظ ابراہیم، سید عبد اللہ انجینئر، حافظ مجیب محمد فہام الدین عقیل انجینر، اسامہ ایوبی، عبد الواجد صاحب، اور دیگر معزز اراکین موجود تھے۔ ان تمام افراد نے اس تعلیمی اور دینی سرگرمی کے انعقاد پر مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اس طرح کی سرگرمیاں نہ صرف طلباء کی تعلیمی قابلیت کو بڑھاتی ہیں بلکہ ان کی اخلاقی اور دینی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

JAMIAT
JAMIAT ULAMA-I-HIND

خبرنامہ

نومبر 2024
شمارہ نمبر:۱ | ایشو نمبر:۳

1, Bahadur Shah Zafar Marg, New Delhi-110002 | https://www.jamiat.org.in